Book of Honor میں حضور انور کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر کی خاص درخواست پر کہ "اردو" زبان میں لکھا جائے اردو زبان میں درج ذیل تحریر لکھی۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے خوشی بھی ہے اور جذباتی کیفیت بھی ہے کہ میں آج اس علاقے میں آیا ہوں۔ جہاں مسلمانوں کو مجبور کر کے رکھا گیا اور پھر یہاں سے انہیں زبردستی نکالا گیا۔ ان کے بچوں کو چھین لیا گیا۔ جن کی پرورش پھر عیسائی گھرانوں میں ہوئی۔ آج ایک مسلمان کی حیثیت سے اس علاقے میں آکر یہاں کے اس وقت کے لوگوں اور خاص طور پر میئر صاحب کے خوشدلانہ استقبال سے یہ امید ہے کہ انشاء اللہ اب یہاں مسلمانوں کو ہمیشہ خوشدلی سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ میں میئر صاحب کا خاص طور پر شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے۔

مرزا مسرور احمد
امام جماعت احمدیہ عالمگیر
خلیفۃ المسیح الخامس۔ 6/4/13"

بعد ازاں ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے حضور انور کی تحریر کا سپینش ترجمہ میئر صاحب کو بتایا اور کہا کہ سپینش ترجمہ آپ کو لکھ کر بھی بھجوا دیں گے۔

میئر نے کہا کہ بہت صدیاں گزری ہیں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا تھا۔ یہ سارے قصبات، آبادیاں مسلمانوں کی تھیں۔ آج حضور اُس علاقہ میں آئے ہیں جو مسلمانوں کا علاقہ رہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ میئر صاحب بھی مسلمانوں کی ہی اولاد ہوں میئر صاحب نے جس طرح میرا استقبال کیا ہے اور بہت محبت سے پیش آئے ہیں لگتا ہے کہ اندر بھی مسلمانوں کا خون ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے "مسلم" کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ مسلمان کے لفظ کا استعمال صرف اسلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ مسلمان کا لفظی مطلب یہ ہے کہ امن قائم کرنے والا، امن دینے والا، دوسروں کے لئے امن و سلامتی کا موجب۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر وہ شخص جو امن پسند ہے محفوظ رہتا ہے۔ میرے نزدیک جو امن پسند لوگ ہیں وہ بھی ان معنوں کی رو سے مسلمان ہیں اور اگر کوئی مسلمان کہلاتا ہے لیکن امن قائم نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

میئر نے کہا کہ حضور کا امن کا پیغام اور پھر امن کے قیام کے لئے کوشش بہت اہم ہیں۔

میئر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا: آج کا یہ سفر دور کے علاقہ کا تھا اور چکروں والا تھا۔ لیکن یہاں آکر، مسلمانوں کے علاقہ میں آکر اور یہاں میئر سے مل کر جو تھوڑی بہت تھکاوٹ تھی وہ دور ہو گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سپین میں، مَیں پہلے بھی آچکا ہوں۔ اب میرا یہ تیسرا سفر ہے۔ مجھے پتہ ہوتا کہ یہاں یہ مسلمانوں کا علاقہ ہے اور ان کے آثار یہاں باقی ہیں اور ایسے خوبصورت، ملنسار انسان یہاں رہتے ہیں تو میں پہلے ہی یہاں آجاتا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور میئر عمارت سے باہر تشریف لے آئے۔ میئر نے بتایا کہ ان کی کونسل کی اس عمارت کے ساتھ والی جو عمارت ہے وہ مسلمانوں کی مسجد تھی جسے اب چرچ میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ اس مسجد کے باہر اس وقت کے ایک مسلمان بادشاہ اس علاقہ کے حاکم Azraq کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور قریب ہی اس کے سر کا مجسمہ بھی بنایا ہوا ہے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی قصبہ "القلعہ" کے ایک ریسٹورنٹ Casa Rural میں کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد اس ریسٹورنٹ کے ایک ہال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ یہ ریسٹورنٹ اس مسجد کے سامنے تھا جو اب چرچ بن چکی ہے۔ حضور انور نے پروفیسر Girones صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ ریسٹورنٹ جو ایک بڑی کھلی اور کشادہ عمارت ہے۔ یہاں مسلمانوں کے کسی حاکم یا بادشاہ کا گھر معلوم ہوتی ہے۔ اس پر پروفیسر نے بتایا کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ مسلمان بادشاہ اور حاکم اس جگہ قیام کرتے تھے جہاں پانی قریب ہو تو یہاں اس عمارت کے پاس ہی پہاڑی کے چشمہ سے آنے والا پانی بہہ رہا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ باہر تشریف لائے اور مسجد اور اردگرد کے مکانات وغیرہ کی تصاویر اپنے کیمرہ سے بنائیں۔